…ہو الاکمال ئسہ

انوار الاذکیا

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیا

باہتمام … سجادہ نشین … ذخیرہ الحقی … [illegible]

مطبع مجیدی کانپور مطبوع

[illegible]

اپنی علماء اور اوراد اولیاء اور انبیاء کی جان پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اس خاص حمت سے کہ ابر بحر کی ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اس کتاب کو درجہ قرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے۔ اور اب ہم ان بزرگون کے نام کہ اس کتاب مین ہین۔ چھیانوے باب مین بیان کرتے ہین۔ اللہ کے احسان سے اور اوسکی بخشش سے

فہرست ابواب

چودھوان باب حضرت ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ عارفون کے سلطان وہ حقیقت جاننے والون کے برہان وہ خلیفہ الٰہی وہ علامہ نامتناہی وہ ناکامی کی جان کے پختہ یعنے حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ روحہ العزیز اکبر مشائخ اور اعظم اولیا تھے اور خدا کی حجت اور خلیفہ بحق اور عالم کے قطب اور اوتاد کے مرجع تھے آپنے بہت ریاضتین کی تھین اور بہت کرامتین رکھتے تھے اور اسرار و حقائق مین نظر روشن اور کوشش کمال رکھتے تھے ہمیشہ مقام قرب و ہیبت مین رہتے تھے اور محبت کی آگ مین مستغرق تھے اور ہمیشہ تن کو مجاہدے مین اور دل کو مشاہدے مین مشغول رکھتے تھے اور احادیث اور روایات کے بیان مین آپ کو کمال حاصل تھا اور طریقت و حقیقت مین آپ بے مثل تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اس طریقے مین جو کچھ تھے وہی تھے کہ جنھون نے جھنڈا جنگل مین نکالا اور آپکے کمالات چھپے نہین ہین یہان تک کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ بایزید بسطامیؒ ہم لوگون مین ایسے ہین کہ جیسے ملائکہ مین جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ تمامی چلنے والون یعنی سالکون کی دوڑ دھوپ کی نہایت مقام توحید مین اور بایزیدؒ کی ابتدا برابر ہے بلکہ تمامی مردم جبکہ بایزیدؒ کی ابتدائے قدم پر پہونچتے ہین وہین رہ جاتے ہین اور گم ہوجاتے ہین اور مقام محویت مین متحیر رہتے ہین اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی دو سو برس تک باغ معرفت مین سیر کرے تب شاید کہ ایک پھول اسپر ایسا جیسے کہ ہمپر سب بے شگفتہ ہوئے ہین شگفتہ ہو اور شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ کہتے ہین کہ اٹھارہ ہزار عالم کو بایزیدؒ سے پر دیکھتا ہون اور پھر بایزیدؒ کو درمیان مین نہین پاتا یعنے بایزیدؒ خود حق مین محو و گم ہے اور کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے والد بسطام کے بزرگون سے تھے اور جسوقت کہ اپنی والدہ کے پیٹ مین تھے اسیوقت سے

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُونَ لکھا تھا۔ آپنے ایک چیخ ماری اور اُسکو اُٹھا لیا اور چُوما اور فرمایا کہ یہ تو
ی صوفی کا سر معلوم ہوتا ہی کہ حق مین محو ہو کر ناچیز ہو گیا اب نہ تو اِسکے کان ہین کہ خطاب
لم یزلی سُنے اور نہ آنکھین ہین کہ جمال لایزالی دیکھے اور نہ زبان ہی ہی کہ کچھ معرفت کا ذکر کرے
یہ آیت جو اسپر لکھی ہے ٹھیک ٹھیک اُسکی شان مین ہی کہتے ہین کہ حضرت ذوالنون مصریؒ نے
ایک مُرید کو حضرت بایزیدؒ کے پاس بھیجا اور کہا کہ اُس سے کہنا کہ ای بایزید تمام رات جنگل مین
سوتا ہے اور عیش و آرام مین مشغول رہتا ہے یہانتک کہ قافلہ گذر گیا اُس مرد نے آکر
پیغام حضرت ذوالنون مصریؒ کا پہونچایا حضرت بایزیدؒ نے سُنکر جواب دیا کہ ذوالنون سے کہہ
مرد کامل وہی ہی کہ ساری رات سوئے اور جب صبح کو اُٹھے تو قافلے سے پہلے منزلِ مقصود پر
آکر اُترے جب یہ بات حضرت ذوالنون مصریؒ نے سُنی تو روئے اور کہا کہ اُسکو مبارک ہو
کہتے ہین کہ حج کے راستے مین آپ کے پاس ایک اونٹ تھا کہ آپ نے اپنا توشہ اور
اسباب اور اپنے مُریدون کا اسباب اُسپر لاد رکھا تھا ایک شخص نے کہا کہ اِس بیچارے
اونٹ پر بہت بوجھ لدا ہوا ہی اور یہ سراسر ظلم ہے حضرت بایزیدؒ نے کہا ای جوانمرد اِس سب
بوجھ کا اُٹھانیوالا اونٹ نہین ہی ذرا غور کرکے دیکھ کہ کچھ بوجھ بھی اونٹ کی پیٹھ پر ہے
یا نہین اُسنے جو نظر کی تو دیکھا کہ تمامی اسباب اونٹ کی پیٹھ سے ایک ہاتھ بھر اونچا تھا
کہنے لگا سبحان اللہ یہ تو عجب معاملہ ہی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ اگر اپنا حال تمسے پوشیدہ رکھتا ہون
تو تم ملامت کی زبان دراز کرتے ہو اور اگر ظاہر کرتا ہون تو تم اُسکی برداشت نہین کر سکتے ہو
اب مین حیرت مین ہون کہ تمھاری ساتھ کیا کرنا چاہیے پھر جب آپ گئے اور مدینہ شریف
کی زیارت سے فارغ ہوے تو آپکے دل مین گذرا کہ ماں کی خدمت مین چلنا چاہیے بہت سے
لوگون کے ساتھ بسطام کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی تو اہلِ بسطام
بہت فاصلے پر دور دراز راستہ طی کرکے آپکے استقبال کو آئے جب آپ نے اُن کو دیکھا
تو خیال فرمایا کہ اِن لوگون کی مُدارات مجھے حق سی باز رکھے گی ضرور ہے کہ کوئی تدبیر کیجیے

تاکہ وہ سب مجھ سے برگشتہ ہو جاوین۔ جب وہ سب لوگ حضرت بایزیدؒ کے قریب پہونچے تو آپ
ایک دُکان سے ایک روٹی کی ٹکیا لی اور رمضان تھا کھانے لگے جب اُن لوگون نے یہ دیکھا تو
سب کے سب آپ سے پھر گئے اور اُنکا اعتقاد جو تھا وہ نرہا آپ نے اپنے مُریدون سے فرمایا کہ
تمنے دیکھا کہ مینے ایک شریعت کے مسئلے پر عمل کیا اور سارے لوگون نے مجکو مردود بنایا
کہتے ہین کہ آپ بہت سویرے گھر کے دروازے پر پہونچے کان لگا کر سُنا تو یہ آواز معلوم ہوئی
کہ آپ کی والدہ صاحبہ وضو کرتی جاتی تھین اور یہ دُعا فرما رہی تھین کہ الٰہی میرے اُس مسافر کو
اچھی طرح رکھیو اور بزرگون کا دل اُس سے راضی رکھیو اور احوال نیک اُسکو عطا کیجیو حضرت بایزیدؒ نے
جب سب یہ باتین سُنین تو بہت روئے اور پھر دروازہ کھٹکھٹایا آپ کی والدہ صاحبہ نے اندر سے
کہا کہ کون ہے آپنے فرمایا کہ آپکا مسافر آپ کی والدہ صاحبہ رونے لگین اور دروازہ کھولا اور
فرمایا کہ اے طیفور اتنی مُدت کیون لگائی میری آنکھین تو تیری جُدائی مین روتے روتے اندھی ہو گئین
اور تیری جُدائی کے غم سے پیٹھ جُھک گئی کہتے ہین کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ کام کہ جسکو مین سب
کامون سے پیچھے جانتا تھا سب سے پہلے نکلا اور وہ خوشنودی مان کی تھی اور فرمایا کہ جو چیزین کہ مین
ریاضتون اور مجاہدون اور سفر مین ڈھونڈھتا تھا مینے صرف اِس سے حاصل کین کہ ایک رات
میری والدہ صاحبہ نے مجھ سے پانی مانگا مین پانی لینے کے واسطے گیا دیکھا تو آبخوری مین پانی
نہ تھا اور گھڑا دیکھا تو وہ بھی خالی تھا مین نہر پر گیا اور پانی لایا جب تک کہ پانی لیکر آؤن
والدہ صاحبہ سو گئی تھین اور جاڑا بہت پڑ رہا تھا مین آبخورہ ہاتھ مین لیے کھڑا رہا چونکہ سردی
بہت تھی پانی آبخوری مین میرے ہاتھ پر جمکر رہ گیا جبکہ میری والدہ صاحبہ بیدار ہوئین تو پانی پیا اور
مجکو دُعا دی اور کہا کہ تونے آبخورہ ہاتھ سے رکھ کیون نہ دیا تمنے کہا کہ مینے اِس خوف سے کہ آپ
بیدار ہون اور پانی مانگین اور مین حاضر نہون ایسا کیا۔ ایکبار اور ایسا ہوا کہ والدہ صاحبہ نے
فرمایا کہ ایک کواڑ کھولدے مین صبح تک۔ اِسی خیال مین رہا کہ داہنا کواڑ کھولون کہ بایان کھولون
نہین معلوم کہ کون سے کواڑ کو فرمایا ہے ایسا نہو کہ خلاف اُنکے حکم کے ہو جبکہ صبح ہو گئی